اٰیاتها ۱۱ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ۶۳ رکوعاتها ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے۔ کہ سورۂ منافقون مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام سعید بن منصور اور طبرانی رحمہما اللہ نے الاوسط میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ کی تلاوت فرماتے تھے اور اس کے ساتھ مومنین کو تحریض اور رغبت دلاتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون پڑھتے تھے اور اس کے ذریعے منافقین کو پریشان اور مضطرب کرتے تھے۔(2)

امام بزار اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابو عیینہ خولانی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ پڑھتے تھے اور وہ سورت جس میں منافقین کا ذکر آتا ہے۔(3) واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾

”(اے نبی مکرم!) جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ آپ بلاشبہ اس کے رسول ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، اسی طرح روکتے ہیں اللہ کی راہ سے۔ بے شک یہ لوگ بہت برے کرتوت ہیں، جو یہ کر رہے ہیں۔ (ان کا) یہ (طریق کار) اس لیے ہے کہ وہ (پہلے)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما نزل بالمدینہ، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مجمع الزوائد، باب ما یقرأ فی الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 419 (3167)، دار الفکر بیروت
3۔ ایضاً (3166)

Marfat.com

ایمان لائے پھر وہ کافر بن گئے پس مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر تو (اب) وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب آپ انہیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بڑے خوشنما معلوم ہوں گے۔ اور اگر وہ گفتگو کریں تو توجہ سے آپ ان کی بات سنیں گے، (درحقیقت) وہ (بیکار) لکڑیوں کی مانند ہیں جو دیوار کے ساتھ کھڑی کر دی گئی ہوں۔ گمان کرتے ہیں کہ ہر گرج ان کے خلاف ہی ہے، یہی حقیقی دشمن ہیں پس آپ ان سے ہوشیار رہیے۔ ہلاک کرے انہیں اللہ تعالیٰ کیسے سرگرداں پھرتے ہیں"۔

امام ابن سعد، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے کہ لوگوں پر شدت اور تنگ دستی طاری ہوگئی۔ تو عبداللہ بن ابی رأس المنافقین نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم ان پر کچھ خرچ نہ کرنا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں، تاکہ وہ آپ کے اردگرد سے بکھر جائیں اور اس نے مزید یہ کہا کہ اگر ہم مدینہ طیبہ واپس لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلت والوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ چنانچہ میں یہ سن کر حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے بارے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ تو آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اور اس سے اس کے بارے پوچھا۔ تو اس نے قسم اٹھا کر کہہ دیا کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ان کی یہ بات میرے دل پر انتہائی گراں اور سخت گزری۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ میں میری تصدیق نازل فرما دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا تاکہ آپ ان کے لیے استغفار کریں۔ تو انہوں نے اپنے سر پھیر دیئے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ (درحقیقت) وہ (بیکار) لکڑیوں کی مانند ہیں۔ فرمایا: وہ خوب صورت ترین آدمی تھے۔ (1)

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ اعراب میں بھی سے کچھ لوگ تھے۔ ہم بھی پانی کی طرف تیزی سے جاتے تھے۔ لیکن اعرابی ہم سے سبقت لے جاتے تھے۔ پھر ایک اعرابی اپنے ساتھیوں کو آگے لانے لگا یہاں تک کہ اس کے ساتھی آگئے۔ اتنے میں ایک انصاری اعرابی کے پاس آیا اور اس نے اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دی، تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن اعرابی نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ پس اس نے ایک پتھر اکھیڑ دیا اور پانی بہہ گیا۔ جواباً اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری، اور اسے زخمی کر دیا۔ چنانچہ وہ انصاری رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اس واقعہ کی خبر دی۔ وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خوب غضب ناک ہوا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جتنے اعراب ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو، یہاں تک کہ وہ آپ کے آس پاس سے بکھر جائیں۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 728، وزارت تعلیم اسلام آباد

Marfat.com

وہ کھانے کے وقت آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔تو عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب وہ آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں، تب وہ آپ کے لیے کھانا لے کر آئیں تا کہ آپ اور جو آپ کے پاس ہوں وہ کھالیں پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب تم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے، تو عزت والے اور غالب کو چاہیے کہ وہاں سے ذلیل کو نکال دے۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے چچا کے پیچھے تھا، میں یہ سب باتیں سن لیں اور ہم عبداللہ کے ننھیال تھے۔ میں نے اپنے چچا کو ان باتوں سے آگاہ کیا۔چنانچہ وہ گئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کی اطلاع دی۔تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا بھیجا۔لیکن اس نے قسم کھا کر صاف انکار کر دیا۔نتیجۂ آپ ﷺ نے اسے سچا قرار دیا اور مجھے جھوٹا۔پھر میرا چچا میرے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے تو تیری تکذیب کا ارادہ نہیں کیا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے ناپسند کیا اور مسلمانوں نے تیری تکذیب کی۔چنانچہ یہ سن کر مجھ پر ایسی پریشانی اور غم لاحق ہوا۔جتنا کبھی کسی کو نہیں پہنچا۔پس اسی اثناء میں کہ میں چل رہا تھا میں نے اپنے سر کو غم سے ہلکا کیا کہ اتنے میں حضور نبی رحمت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے کان کو پکڑ کر ملنے لگے اور آپ ﷺ میرے سامنے مسکرا دیئے اور مجھے خوش نہ کر سکتی اگر اس کے بدلے میرے لیے خلد (ہمیشگی) یا دنیا ہوتی۔پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے آملے اور انہوں نے پوچھا: حضور نبی کریم ﷺ نے تجھے کیا فرمایا ہے؟ میں نے بتایا آپ ﷺ نے مجھے کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔مگر یہ کہ آپ نے میرے کان کو پکڑ کر ملا اور آپ ﷺ میرے سامنے مسکرائے، تو انہوں نے فرمایا: تیرے لیے یہ بشارت اور خوشخبری ہے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ملے۔تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۔(1)

امام ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن ابی نے کہا جو کہا کہ تم ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ بکھر جائیں۔اور اس نے یہ کہا اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، میں نے اس کی یہ گفتگو سنی اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس کا ذکر آپ ﷺ کے سامنے کر دیا۔تو انصار میں سے کئی لوگوں نے مجھے ملامت کی۔

1۔سنن ترمذی، تفسیر سورۃ المنافقون، جلد 5، صفحہ 387 (1313)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

وہ ان کے پاس آیا اور قسم اٹھانے لگا کہ اس نے اس طرح کی بات نہیں کی۔ چنانچہ میں گھر کی طرف لوٹ آیا اور سو گیا۔ پھر آقائے دو جہاں ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے اور تجھے تائید سے نوازا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الآیتین۔(1)

امام طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب ابن ابی نے وہ باتیں کیں۔ تو میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس سے مطلع کیا۔ پس وہ آیا اور اس نے قسم اٹھائی کہ اس نے کچھ نہیں کہا۔ تو پھر لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کذب لے کر آئے اور میں اس خوف سے گھر میں بیٹھ گیا کہ جب لوگ مجھے دیکھیں گے تو کہیں گے یہ وہ ہے جو کذب بیانی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الآیہ۔(2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے ہمراہ وہاں سے گزرے۔ تو عبداللہ بن ابی نے کہا: اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ تو میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی۔ پس وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ لیکن اس نے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر یہ قسم اٹھا دی کہ قسم بخدا! اس نے اس طرح کی کوئی گفتگو نہیں کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک مجھے اس کے بارے بچے زید بن ارقم نے اطلاع دی ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے گئے اور وہاں جا کر کہا: اس نے مجھے بتایا ہے۔ تو عبداللہ بن ابی نے مجھے جھڑک دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رک گیا اور رونے لگا اور عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر نور نازل فرمایا ہے! اس نے ایسا کہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے رخ زیبا پھیر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ آخر سورت تک نازل فرمائی۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام منافقین رکھا کیونکہ انہوں نے شرک کو چھپایا اور ایمان کو ظاہر کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کی قسم یہ تھی قسم بخدا! وہ بالیقین تم میں سے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی قسموں کو قتل اور جنگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال بنایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا تا کہ ان کے ذریعے وہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو بچا سکیں۔(4)

1۔ معجم ابن، جلد 5، صفحہ 198، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ ایضاً۔ جلد 5، صفحہ 190
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 265 (11420)، دار الفکر بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 121، دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب سفر کرتے تو اغنیاء اور دولت مند مومنین میں سے ہر آدمی کے ساتھ فقراء میں سے ایک آدمی ہوتا، جو اس کا زادراہ اور پانی وغیرہ اٹھائے ہوئے ہوتا۔ اور جب وہ پانی کے قریب پہنچتے تو فقراء آگے بڑھتے اور اپنے ساتھیوں کو پانی پلاتے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی آگے بڑھ گئے اور انہوں نے مومنین کے لیے جگہ خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مومنین نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جب عبداللہ بن ابی آیا اور اس نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا۔ تو کہا: قسم بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو بالیقین عزت والے وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، اس نے مزید کہا: ان سے خرید و فروخت روک لو۔ ان کو کوئی شے نہ بیچو۔ پس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کی یہ باتیں سن لیں کہ اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے اور اس کی یہ بات بھی کہ تم ان پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں۔ تو انہوں نے اس کی خبر اپنے چچا کو دی اور ان کے چچا نے اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو دی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا۔ وہ اپنی شکل وصورت اور حسن و جمال کے سبب خوشنما دکھائی دیتا۔ جب کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف چل کر آتا تھا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پہچان لیا۔ پس جب آپ ﷺ نے اسے واقعہ سے آگاہ کیا۔ تو اس نے قسم اٹھا دی کہ اس نے اس طرح نہیں کہا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اور ہر شے جو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں نازل فرمائی پس اسی سے عبداللہ بن ابی کا ارادہ فرمایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ انہوں نے زبان سے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ لیکن ان کے دل اس کا انکار کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: گویا کہ وہ کھڑی کھجوریں ہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى یَنْفَضُّوْا ؕ وَ

Marfat.com

لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ
الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ تا کہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے، تو (انکار سے) اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (حاضری سے) رکے رہے ہیں تکبر کرتے ہوئے۔ یکساں ہے ان کے لیے کہ آپ طلب مغفرت کریں ان کے لیے یا طلب مغفرت نہ کریں ان کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا انہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فاسقوں کی رہبری نہیں کرتا۔ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں نہ خرچ کرو ان (درویشوں) پر جو اللہ کے رسول کے پاس ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ (بھوک سے تنگ آ کر) تتر بتر ہو جائیں۔ اور اللہ کے لیے ہی ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافقین (اس حقیقت کو) سمجھتے ہی نہیں۔ منافق کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر گئے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو، حالانکہ (ساری) عزت تو صرف اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہے، مگر منافقوں کو (اس بات کا) علم ہی نہیں''۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ دوران سفر جب کسی منزل پر اترتے تو آپ وہاں سے کوچ نہ کرتے تھے جب تک آپ وہاں نماز نہ پڑھ لیتے۔ جب غزوۂ تبوک کے وقت آپ ﷺ نے ایک مقام پر قیام فرمایا، تو عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ پس یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے وہاں سے سفر شروع کر دیا اور نماز ادا نہ فرمائی۔ تو صحابہ کرام نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ابن ابی کا واقعہ بیان کیا۔ پھر قرآن کریم نازل ہوا: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ۔ پھر عبداللہ بن ابی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور معذرت کرنے لگا اور قسم اٹھا کر کہنے لگا اس نے اس طرح نہیں کہا اور آپ ﷺ اسے فرمانے لگے: توبہ کر لے۔ لیکن وہ (انکار میں) اپنے سر کو گھمانے لگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ الآیہ۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول سے کہا گیا: آ، تا کہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ مغفرت طلب کریں۔ تو اس نے اپنا سر گھما دیا اور کہنے لگا: میں نے کیا کہا ہے؟

ابن منذر نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ کے تحت کہا کہ وہ استہزاء سروں کو حرکت دیتے رہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس طرح کہ اس کے رشتہ داروں میں سے ایک بچہ اس کی گفتگو

Marfat.com

اور شدید تکذیب لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا لیا۔ تو وہ قسم کھانے لگا اور اس سے اپنی برأت کا اظہار کرنے لگا اور انصار بھی اس بچے کے پاس آ کر اسے لعن طعن اور ملامت کرنے لگے۔ عبداللہ بن ابی سے کہا گیا: اگر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ تیرے لیے مغفرت طلب فرمائیں۔ تو وہ اپنا سر گھمانے لگا اور یہ کہنے لگا: میں نے کچھ نہیں کیا، اس نے میرے خلاف جھوٹ بولا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں جو تم سن رہے ہو۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حکم کی سند سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کا ایک بیٹا تھا جسے حباب کہا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میرا والد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ لیکن آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو اپنے باپ کو قتل نہ کر، وہ پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میرا باپ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے، آپ مجھے اجازت عطا فرمایئے تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ لیکن حضور نبی رحمت ﷺ نے اسے فرمایا۔ تو اپنے باپ کو قتل نہ کر، وہ تیسری بار حاضر خدمت ہوا اور عرض کناں ہوا: یا رسول اللہ! ﷺ میرا باپ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ لیکن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پھر اسے ارشاد فرمایا: تو اپنے باپ کو قتل نہ کر۔ تو پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اسے آپ کے وضو کا پانی پلاؤں۔ شاید اس کا دل نرم ہو جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اسے پانی عطا کیا وہ لے کر اپنے باپ کے پاس گیا اور اسے وہ پانی پلا دیا۔ پھر اس سے پوچھا: کیا تو جانتا ہے میں نے تجھے کیا پلایا ہے؟ تو اس کے باپ نے اسے جواب دیا۔ تو نے اپنی ماں کا پیشاب مجھے پلایا ہے۔ تو یہ سن کر بیٹے نے اسے کہا: قسم بخدا! میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی پلایا ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ بن ابی سردار اور معاشرے میں قدر و منزلت والا آدمی تھا اور یہ آیت اس کے بارے اور ان منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ تم ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ بکھر جائیں۔ اس نے یہ کہا: کہ اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ حکم نے کہا: پھر بشر بن مسلم نے مجھے یہ بتایا کہ اسے یہ کہا گیا: اے ابوحباب! بلاشبہ تیرے بارے میں شدید ترین آیات نازل ہوئی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو آپ تیرے لیے استغفار فرمائیں گے۔ تو اس نے اپنا سر ہلا دیا۔ پھر اس نے کہا: تم نے مجھے حکم دیا کہ میں ایمان لاؤں۔ تحقیق میں ایمان لے آیا اور تم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کروں۔ پس میں نے وہ بھی ادا کر دی۔ اب صرف یہی باقی ہے کہ میں محمد ﷺ کو سجدہ کروں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کا ایک مقام تھا جس پر وہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 125، دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

ہر جمعہ کھڑا ہوتا تھا اور وہ اس مقام کو اپنی ذات اور اپنی قوم میں باعث شرف ہونے کے سبب کبھی چھوڑتا نہ تھا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما کر بیٹھ جاتے تو وہ کھڑا ہوتا اور کہتا اے لوگو! یہ تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے سبب عزت وتکریم عطا فرمائی ہے اور ان کے سبب تمہیں غلبہ عطا فرمایا ہے۔ پس تم ان کی مدد کرو، ان کی عزت وتوقیر کرو، ان کی گفتگو کو سنو اور ان کی اطاعت وپیروی کرو۔ پھر وہ بیٹھ جاتا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ احد سے واپس آئے اور وہاں اس منافق نے جو کچھ کیا سو کیا۔ تو یہ اٹھ کر وہی کچھ کرنے لگا جو کیا کرتا تھا تو مسلمانوں نے اطراف سے اس کے کپڑے پکڑ لیے اور کہا: اے اللہ کے دشمن! بیٹھ جا تو اس مقام کے اہل نہیں ہے۔ تو نے جو کچھ کیا ہے سو کیا ہے۔ تو وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے نکل گیا اور کہنے لگا: قسم بخدا! میں بہت عمدہ بات کہتا کہ میں کھڑا ہو کر ان کے حکم کو درست قرار دیتا تھا اور اسے پختہ اور مضبوط کرتا تھا۔ تو ایک آدمی نے اسے کہا: تیری بربادی ہو۔ تو واپس لوٹ جا۔ رسول اللہ ﷺ تیرے لیے مغفرت طلب کریں گے۔ تو اس پر اس منافق نے کہا: قسم بخدا! میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے لیے استغفار کریں۔(1)

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب سورۂ برأۃ کی یہ آیت نازل ہوئی: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ (التوبہ:80) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب کا کلام سن رہا ہوں، تحقیق اس نے مجھے ان کے بارے میں رخصت دی ہے۔ قسم بخدا! میں ستر مرتبہ سے زیادہ بار استغفار کروں گا، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔(2)

ابن مردویہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (التوبہ:85) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ستر مرتبہ سے بھی زائد بار (استغفار) کروں گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا: سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ الآیہ۔

امام ابن مردویہ اور الضیاء رحمہما اللہ نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عسیف (مزدور) کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نیز حمہ اللہ حضرت زید بن ارقم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں پڑھتے تھے لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کے ضمن میں ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں۔ کیونکہ اگر تم نے ان پر خرچ نہ کیا تو وہ بکھر جائیں گے اور اس قول يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 3، صفحہ 318، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 125، (مفہوم) داراحیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کے تحت فرمایا: یہ قول ایک بہت بڑے منافق نے کہا: دو آدمی نفاق کے سبب آپس میں لڑ پڑے، ان میں سے ایک غفار تھا اور دوسرا جہنی تھا، غفاری جہنی پر غالب آ گیا اور جہینہ اور انصار کے درمیان دوستی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ تو منافقین میں سے ایک آدمی نے کہا اور وہ عبداللہ بن ابی تھا۔ اے بنی اوس اور خزرج! اپنے ساتھی اور اپنے حلیف کی مدد کے لیے آؤ۔ پھر اس نے یہ کہا: قسم بخدا! ہماری اور محمد ﷺ کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی کہنے والے نے کہا ''سَمِّنْ كَلْبَكَ يَا كُلْكَ'' (اپنے کتے کو خوب موٹا تازہ کرتا کہ وہ تجھے کھا جائے) قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو یقیناً عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ ان میں سے بعض نے اس کی یہ بات نبی مکرم ﷺ تک پہنچائی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ اس منافق کی گردن مار دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا لوگ یہ باتیں نہیں کرنے لگیں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگے ہیں اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کے پاس منافقین میں سے دو سے زائد آدمی تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ نماز پڑھتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ اور اس کی نماز میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے نمازیوں سے روکا گیا ہے۔ مجھے نمازیوں سے منع کیا گیا ہے۔ مجھے نمازیوں سے روکا گیا ہے۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا کے تحت فرماتے ہیں کہ وہ جو کہتے ہیں: تم محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کو کھانا نہ کھلاؤ۔ یہاں تک کہ جب بھوک انہیں پہنچے گی تو وہ اپنے نبی ﷺ کو چھوڑ دیں گے۔ اور لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کے تحت آپ نے فرمایا: کہ یہ قول راس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کہا اور اس کے ساتھ منافقین میں سے اور لوگ بھی تھے۔

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت سفیان نے کہا: کہ ان کا گمان یہ ہے کہ وہ غزوۂ بنی مصطلق تھا۔ منافقین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی پشت پر ہاتھ یا لات ماری۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے سنا۔ تو فرمایا: یہ جاہلیت کی پکار اور آواز کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: مہاجرین میں سے کسی آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی پشت پر لات ماری ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے (جاہلیت کو) چھوڑ دو کیونکہ یہ بدبودار ہے''۔ جب عبداللہ بن ابی نے اس کے بارے سنا۔ تو اس نے کہا: کیا انہوں نے اس طرح کیا ہے۔ قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے اجازت فرمایئے تاکہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔ یہ سن کر حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑو تاکہ لوگ یہ باتیں نہ کرنے لگ جائیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں''۔ امام ترمذی نے اس روایت میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے

1 تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 312، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا قسم بخدا! قسم بخدا! تو لوٹ کر نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ تو اقرار کرے گا تو ذلیل ہے اور رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں۔ پس اس نے اسی طرح کیا۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ انصار کے ایک غلام اور بنی غفار کے ایک غلام کے درمیان راستے میں کچھ گفتگو ہوگئی۔ تو عبداللہ بن ابی نے کہا: باعث مسرت ہے، تمہارے لیے قوت ہے بڑی آسانی کے ساتھ اور بلا مشقت تم نے مزینہ اور جہینہ میں سے طاقتور لمبی لمبی پنڈلی والوں کو جمع کر لیا ہے اور انہوں نے تمہیں تمہارے پہلوں پر غالب کر دیا ہے۔ اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن ابی قریب الموت ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دونوں کے مابین گفتگو چلی۔ تو عبداللہ بن ابی نے آپ ﷺ سے عرض کی: جو کچھ آپ کہتے ہیں میں اسے سمجھتا ہوں۔ لیکن آج آپ مجھ پر احسان فرمایئے اپنی اس قمیص مبارک سے مجھے کفن دیجئے اور میری نماز جنازہ بھی پڑھایئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیا اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے وہ کون سی نماز تھی۔ اور حضور نبی رحمت ﷺ نے کبھی کسی انسان کو دھوکہ نہیں دیا مگر یہ کہ حدیبیہ کے دن اس نے اچھی بات کہی تھی۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا وہ بات کیا تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: قریش نے اسے کہا تھا: اے ابوحباب! ہم نے محمد ﷺ کو بیت اللہ شریف کے طواف سے روک دیا ہے۔ لیکن ہم تجھے اجازت دیتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ پہنچے تو اس کے بیٹ نے تلوار اٹھائی اور اپنے والد سے کہا: تو یہ گمان کرتا ہے کہ اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے، قسم بخدا! تو رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

امام حمیدی رحمہ اللہ نے مسند میں حضرت ابو ہارون مدنی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے کہا: قسم بخدا! تو مدینہ طیبہ میں کبھی داخل نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ تو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں اور میں ذلیل ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بنی مصطلق سے واپس لوٹے تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اپنے باپ پر تلوار سونت لی اور کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے نیام میں نہیں ڈالوں گا، یہاں تک کہ تو یہ کہہ دے۔ حضرت محمد ﷺ عزت والے ہیں اور میں ذلیل ہوں۔ بیٹے نے اس نے کہا: تیری ہلاکت ہو! محمد ﷺ عزت والے ہیں اور میں ذلیل ہوں۔ یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو اس نے آپ کو حیرت میں ڈال دیا اور اس کے بارے اس کا شکریہ ادا کیا۔

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 389 (3315)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ میں آئے تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ پر تلوار سونت لی اور فرمایا میں تجھے قتل کر دوں گا۔ یا پھر تو یہ کہے کہ میں ذلیل ہوں اور محمد ﷺ عزت والے ہیں۔ انہوں نے مسلسل یہ کیفیت برقرار رکھی یہاں تک کہ اس نے وہ کہہ دیا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب غزوۂ بنی مصطلق میں تھے۔ جب وہ ایک منزل پر آئے تو مہاجرین اور انصار کے غلاموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ پس مہاجرین کے غلاموں نے مہاجرین کو مدد کے لیے بلایا اور انصار کے غلاموں نے انصار کو بلایا۔ جب اس کی خبر عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس پہنچی۔ تو اس نے کہا: قسم بخدا! اگر وہ ان پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے اردگرد سے بکھر جاتے۔ قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ جب اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا اور آپ نے دوران سفر بنی عبدالاشہل کے سواروں کو پایا تو آپ نے ان سے کہا: کیا تم جانتے نہیں منافق عبداللہ بن ابی نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے کیا کہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے کہا ہے قسم بخدا! اگر تم ان پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے اردگرد سے بکھر جاتے قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے جہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے سچ کہا ہے۔ قسم بخدا! آپ ہی سب سے بڑھ کر عزت والے ہیں اور وہ ذلیل ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لشکر کے ہمراہ ایک مقام پر تھے کہ اسی دوران قریش کے ایک آدمی اور ایک انصاری کے درمیان گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی، معاملہ سخت ہو گیا۔ اس کی خبر عبداللہ بن ابی کو ہوئی، وہ باہر نکلا اور اس نے آواز دی۔ میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم اور جماعت نہیں۔ اس کی اطلاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ تو آپ نے اپنی تلوار پکڑی اور اس ارادے سے نکل پڑے کہ اسے مار دیں گے۔ پھر آپ کو یہ آیت یاد آ گئی: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (الحجرات: 1) (اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے) پھر لوٹ آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تجھے کیا ہوا؟ عرض کی: اس منافق پر تعجب ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے: میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم نہیں اور قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو وہاں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ یہاں سے کوچ کریں۔ پس انہوں نے سفر شروع کر دیا اور چل پڑے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک رات کا سفر رہ گیا۔ تو عبداللہ بن ابی کا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مدینہ طیبہ کے تمام راستوں پر اونٹ بٹھا دیئے۔ لوگ وہاں پہنچے یہاں تک کہ اس کا باپ عبداللہ بن ابی بھی وہاں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے اسے فرمایا: پیچھے رک

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی غزوۃ بنی المصطلق، جلد 7، صفحہ 381 (36837)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

Marfat.com

جا۔اس نے کہا: تیری ہلاکت ہو تجھے کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! تو کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔اور آج معلوم ہو جائے گا عزت والا کون ہے اور ذلیل کون ہے۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور جو کچھ اس کے بیٹے نے کیا تھا اس کی شکایت آپ سے کر دی۔تو پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جانب پیغام بھیجا کہ اس کا راستہ چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ داخل ہو جائے تو پھر انہوں نے ایسے ہی کیا۔پس تھوڑے دن ہی گزرے کہ عبداللہ بیمار ہو گیا اور اسے شدید درد ہوا۔تو اس نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو اور آپ کو بلا کر لے آ۔کیونکہ جب تو آپ کو عرض کرے گا تو آپ ﷺ اسے شرف قبول سے نوازیں گے۔چنانچہ اس کے بیٹے نے اس طرح کیا۔وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ عبداللہ بن ابی کو شدید تکلیف ہے اور اس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ کو اس کے پاس لے چلوں۔کیونکہ وہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔پس آپ ﷺ نے اپنے نعلین پاک پہنے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی، یہاں تک کہ آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔جب رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: مجھے بٹھا دو۔چنانچہ انہوں نے اسے بٹھا دیا اور وہ رونے لگا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے دشمن خدا! کیا اب گھبرا رہا ہے؟ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اس لیے نہیں بلایا کہ آپ مجھے ڈانٹیں اور جھڑکیں۔بلکہ میں نے اس لیے بلایا ہے کہ آپ مجھ پر رحم فرمائیں، تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔پھر آپ نے فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: میری حاجت یہ ہے کہ جب میں مر جاؤں تو آپ میرے غسل کے وقت حاضر ہوں، اپنے کپڑوں میں سے تین کپڑوں میں مجھے کفن دیں اور میرے جنازہ کے ساتھ چلیں اور مجھ پر نماز پڑھیں، پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ کیا۔پھر اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (التوبہ:84)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

''اے ایمان والو! تمہیں غافل نہ کر دیں تمہارے اموال اور نہ تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے، اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ گھاٹے میں ہوں گے۔اور خرچ کر لو اس رزق سے جو ہم نے تم کو دیا اس سے پیشتر کہ آ جائے تم

Marfat.com

میں سے کسی کے پاس موت تو (اس وقت) وہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لیے کیوں مہلت نہ دی تا کہ میں صدقہ (وخیرات) کر لیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیا کرتا کسی شخص کو جب اس کی موت کا وقت آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو''۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے تحت فرمایا: میری امت کے صالح اور نیک بندوں کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور پانچ فرض نمازوں سے قطعاً غافل نہیں کرے گی۔

امام عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس اتنا مال تھا کہ وہ بیت اللہ شریف کا حج ادا کر سکتا تھا یا اس پر اس مال میں زکوٰۃ فرض تھی۔ لیکن اس نے اس طرح نہ کیا، تو وہ موت کے وقت واپس لوٹائے جانے کی آرزو کرے گا۔ تو ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ فقط کفار واپس لوٹائے جانے کا سوال کریں گے۔ تو آپ نے جواباً فرمایا: میں اس کے بارے ابھی تم پر قرآن کریم پڑھ دیتا ہوں۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا تمام آیات پڑھ کر سنائیں۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ کے تحت فرمایا: وہ مومن آدمی جس کے پاس مال تھا لیکن جب اسے موت آئی تو نہ اس نے مال کی زکوٰۃ دی تھی، نہ اس سے حج کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا کوئی اور حق اس سے ادا کیا تھا، تو وہ موت کے وقت رجعت (واپس لوٹائے جانے) کی آرزو کرے گا۔ تا کہ وہ اپنے مال سے صدقہ اور زکوٰۃ ادا کر سکے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ نقل کیا ہے کہ اس میں ذِكْرِ اللّٰهِ سے مراد پانچ نمازیں ہیں اور وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ میں مراد زکوٰۃ اور حج کے اخراجات ہیں۔

امام ابن منذر اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ذِكْرِ اللّٰهِ سے مراد فرض نماز ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاَصَّدَّقَ کا مفہوم ہے تا کہ میں زکوٰۃ ادا کروں۔ اور وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ سے مراد ہے اور میں حج ادا کر سکوں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ پڑھا: فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور فرمایا تا کہ میں حج کر سکوں۔

1۔ سنن ترمذی، تفسیر سورۃ المنافقون، جلد 5، صفحہ 390 (3316)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 133، دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے واؤ کے ساتھ پڑھا یہ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩۔

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے مصاحف میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرأت سنن میں سے ایک سنت ہے۔ پس تم قرآن اس طرح پڑھو جیسے تمہیں پڑھایا گیا ہے: اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ (طٰہٰ:63) فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩۔

marfat.com

Marfat.com